نظم از محمد نواب خان ثاقب مالیرکوٹلوی مقیم دارالامان قادیان

۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء

کیا پوچھتے ہو بات جو دارالاماں میں ہے — اک حیات نو جو مسیح زماں میں ہے
ہم اسکے دم سے ہیں ستم روزگار پرسرور — کیا کیا خمار نفس سربدگماں میں ہے
یاں آرہے ہیں عالم وجاہل کھچے ہوئے — اعجاز و جذب ایسا کچھ انکے بیاں میں ہے
روح خدا ہی ہر رگ و ریشہ میں ہے رواں — وحی الہ آپکی روح رواں میں ہے
باقی نہیں ہے نام بشر فانی و تسمیہ میں — حُب خدا کا ولولہ اس نوجواں میں ہے
کشتی بنکے اپنے یہ حق کی وحی سے — زور ہوا ہے حکم خدا بادباں میں ہے
رحمت نہیں ہے نام کو ہر حال میں ہے خوش — رحمت جو اسکی خانۂ جنت نشاں میں ہے
آجاتے ہیں دل ز پیر دل دست بغیر — کیا دلربا ادا ہے جو اس دلستاں میں ہے
وہ جذب اور حق ہے جو حق سے اسے ملا — یہ معجزہ حضور کے ہر اک نشاں میں ہے
کسر صلیب قتل خنازیر سے ہے کام — جو ہو رہی تو آپ کی تیغ زباں میں ہے
اعلائے نام حق ہو شکست صلیب کو — ہے یہ خوشی جو اسکے دل شادماں میں ہے
راہ خدا میں اسکی ہتھیلی پہ جان ہے — ہر دم یہ فکر زندگی جاوداں میں ہے
دیں کے سوا ہی غم ہے خوش ہی نہیں اور کوئی غم — دنیا کی زندگی میں یہ دارالجناں میں ہے
لاکھوں ہی پیکے جاتے ہیں دنیا سے جی کو سیر — برکت کچھ ایسی آپکے دسترخواں میں ہے
پانی کی طرح مال بہاتا ہے یہ مسیح — قیصر کا عدل وداد و حکومت جہاں میں ہے
یہ معجزے ہیں اور یہ ہمارا مسیح ہے — معنی کے جان ہو نکتہ جان جہاں میں ہے
رگڑی ہے ناک ہر کہیں لیکن کہاں بچے — گرہے کہیں پناہ اسی آستاں میں ہے
بال و پر ہما کے ہمایوں کو نوچ کے پیک — بس ہے اگر ہما تو اسی آشیاں میں ہے
دنیا میں چھا رہی ہے بلا کی سیاہ رات — شور و بلائے عام بیاں انس و جاں میں ہے
بیوجہ آسماں پہ چڑھایا مسیح کو — کیوں ایسے ٹیڑھے فہم و ہ آسماں میں ہے
کیوں ہو گئے ہیں گنگ یہ ملا کوئی بتائے — آخر وہی زباں ہی انکے دہاں میں ہے
بنتی نہیں ہے بات سوا سب و شتم کے — کہتے ہیں منہ کی ضعف دل ناتواں میں ہے
بس گالیوں کے تیر چلاتے ہیں دور سے — کچھ زور علم و فن و ادب بھی کماں میں ہے
منہ توڑ ایک شیخ جی شیخی بگھارنے — ذلت کا جنکی تذکرہ پیر و جواں میں ہے
آخر کو انکی شیخی جھڑی کرکری ہوئی — انکا برا نمونہ خزاری جہاں میں ہے
نام انکا ہم نہ لیں گے یہاں تار جائے — کچھ بھی تمیز گر خرد نکتہ داں میں ہے
جی چاہتا نہیں کہ بتائیں اتا پتا — سچ پوچھئے ہو لطف اسی چیستاں میں ہے
طاعون کے نشان کو سمجھے نہیں کمیل لوگ — دیکھیں وہ چند نہ ہر اب سے یہ نشاں میں ہے
ملنے کی یہ نہیں ہے تباہی کئے بغیر — سورت میں آج صورت سیل رواں میں ہے
چن چن کے منکروں کو یہ کھا ئیگی بیگماں — لاریب مومنوں کی نجات اماں میں ہے
وہ متقی جو صدق سے ہی اسکی دار میں — انزد یک ہو کے وہ گرفتاریاں میں ہے
جسکا نہ کبر نے کہ دماغ آسماں پر — دارالاماں میں یا کہو وہ آسماں میں ہے
اے گرگ طبع چھوڑ دے روباہ بازیاں — تو وصلت خدا سے جو شیر ژیاں میں ہے
میل دم دبا کے بھاگ گر خیر ہے تری — ایمان تیرا دیکھ لیا امتحان میں ہے
اس بیوفا میں ذرہ بھی بوئے وفا نہیں — وعدہ وفا کرے ابھی عہد نشاں میں ہے
حیران ہے حاتمی کہ یہ کیوں آل بنگلو — کیا جانے وہ کہ وارث دین خانداں میں ہے

ختم شبو لگسا اگر او زرپچے لیکر علی کا نام — نام علی کا زور اگر کچھ بھی جہاں میں ہے
رکھی ہمیشگی طاقتیں بالا سے طاق سب — وحی خدا کا بل ہے جو اس پہلواں میں ہے
ای پیر گولڑہ کسی ہمزاد کو بلا — افسوں گری کا کچھ بھی اثر گر زباں میں ہے
پیراں میفروش کی بھٹی کو دو جلا — کیا خاک اونکے میکدہ و دیگداں میں ہے
اک گھونٹ پی کر خمن بریں کی جو مل — ایسا اثر کچھ نہ سکی مئے ارغواں میں ہے
اعجاز احمدی کے مقابل ہو گر ظفر — لا و نکالکر جو وری جزو داں میں ہے
دیکھینگے کیا دکھاؤ طبیعت کی تیزیاں — اسمعیل ادیب بھی امتحاں میں ہے
ہرگز نہیں کبھی نہیں ہوگا مقابلہ — یہ زور کس نشان میں کس داستاں میں ہے
ثاقب نہیں ہے شمن دنیا کا گیدیاں — ثاقب متاع دین کیلئے اس دکاں میں ہے

مذکورہ بالا نظم جناب منشی محمد نواب خانصاحب سے: مجمع تحقیق الاذہان قادیان دو مورخہ ۹ نومبر ۱۹۰۲ء کے شام کے دربار میں سنائی ہے ہم امید کرتے ہیں کہ منشی صاحب موصوف آئندہ بھی اپنے موزونی طبع سے البدر کے کالموں کو مزین فرماتے رہینگے۔

۲۰ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

خاکسار ایڈیٹر ایک شہادت کی ادائگی کے واسطے عدالت سیالکوٹ میں طلب کیا گیا تھا اور ۲۰ تاریخ سے ۲۶ تک وہ غیر حاضر تھا ان کے ان ایام کی ڈائری متفرق طور پر جو ملسکی وہ ہدیہ ناظرین ہے۔

پگٹ کے متعلق دعا رویا و الہام | فرمایا رات کو میں نے پگٹ کے متعلق دعا کی اور صبح بھی کی تب مجھے یہ دکھایا گیا کہ کسی نے مجھے چار یا پانچ کتابیں دی ہیں جن پر لکھا ہوا تھا **تسبیح تسبیح تسبیح** بعد اسکے الہام ہوا

اللہ شدید العقاب انہم لا یحسنون اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی موجودہ حالت خراب ہے اور یا آئندہ توبہ نکرینگے۔

اور یہ معنی بھی اسکے ہیں لا یومنون باللہ اور یہ مطلب بھی اس سے کہ اس نے یہ کام اچھا نہیں کیا اللہ تعالے پر یہ افترا اور منصوبہ باندھا اور اللہ شدید العقاب ظاہر کرتا ہے کہ اسکا انجام اچھا نہ ہوگا اور عذاب الہی میں گرفتار ہوگا حقیقت میں یہ بڑی شوخی ہے کہ خدائی کا دعوے کیا جاوے۔

چکڑالوی | چکڑالوی کے ذکر آنے پر معلوم ہوا کہ اس نے نماز میں بھی کچھ رد و بدل کی ہے التحیات اور درود شریف کو نکال دیا ہے اور بھی بعض تبدیلیاں کی ہیں حضرت اقدس نے چکڑالوی کے قتنے کو خدا نے کمال فرار دیا اور آپ کی سنت اور حمیت اسلامی نے تقاضا کیا کہ اس کے متعلق ایک اشتہار بطور محاکمہ کے لکھا جاوے جسمیں یہ دکھایا جاوے مولوی محمد حسین نے اور اس نے افراط اور تفریط کی راہ اختیار کی ہے اور یہ خدا تعالی کا فضل ہے کہ اس نے ہم کو صراط مستقیم پر رکھا ہے پھر آپنے کتاب سنت اور حدیث کے متعلق وہی فرمایا جو بارہا الحکم میں درج ہو چکا ہے فرمایا نبی ہمیشہ دو چیزیں لیکر آتے ہیں کتاب اور سنت ایک خدا کا کلام ہوتا ہے اور دوسرے سنت یعنی پیغمبر عمل کرکے دکھا دیتے ہیں دنیا کے کام بھی بغیر اس کے نہیں چلسکتے دقیق مسائل جو استاد بتاتا ہے پھر اس کو حل کر کے بھی دکھا دیتا ہے پس جیسی کلام اللہ یقینی ہے سنت بھی یقینی ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم کو صراط مستقیم پر کھڑا کر رکھا ہے وہابیوں نے افراط کی قرآن پر حدیث کو قاضی ٹھیرایا اور قرآن کو اس کے آگے مستغیث کی طرح کھڑا کر دیا اور چکڑالوی نے تفریط کی کہ بالکل ہی حدیث کا انکار کر دیا اس سے فتنے کا اندیشہ ہے اس کی اصلاح ضروری ہے ہمکو خدا نے حکم ٹھیرایا ہے اس لئے ہم ایک اشتہار کے ذریعہ اس غلطی کو ظاہر کرینگے اور مضمون پیچھے لکھینگے کہ اول خوش بعد درویش جس راہ پر خدا تعالے نے ہمکو چلایا ہے اس پر اگر غور کی جاوے تو ایک لذت آتی ہے قرآن شریف نے کیا ٹھیک فیصلہ فرمایا ہے فبای حدیث بعدہ یومنون اور دوسری جگہ فرمایا فبای حدیث بعد اللہ وایاتہ یومنون یہ ایک قسم کی پیشگوئی ہے جو ان وہابیوں کے متعلق ہے اور سنت کی نفی کرنے والوں کے لئے فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (الحکم)

مغرب اور عشا کے وقت حضرت اقدس بوجہ علالت طبع تشریف نہ لا سکے

۲۱ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر | اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی اول نماز سے پیشتر آتے ہی شیخ رحمت اللہ صاحب مالک بمبئی ہوس لاہور سے مخاطب ہو کر ان سے اونکے سفر کے حالات اور عرصہ سفر دریافت فرمایا اور کہا کہ کل جب آپ آئے تو میں بیمار تھا پھر نماز کے بعد حضرت اقدس نے مجلس و مالی اور راستہ کی تکالیف وغیرہ کی نسبت شیخ صاحب موصوف سے حالات دریافت فرماتے رہے اسکے بعد مسٹر پگٹ کی نسبت آپنے شیخ صاحب سے استفسار فرمایا کہ آپ سے ملنے گئے تھے شیخ صاحب موصوف نے عرض کی کہ میرے روانہ ہونے سے ایکدن پیشتر مجھے خط ملا تھا میں اسی روز اپنے دو دوستوں سمیت انکے مکان پر گیا پہلے ایک عورت آئی اوسکو ہم نے اپنا ایڈرس دیا وہ اندر چلی گئی تو بوڑھا آیا اور ہر چند اسے تاکید کی کہ ہم پگٹ سے ملنا چاہتے ہیں مگر بار بار یہی جواب ملا کہ اس وقت مسٹر ہملٹن ملسکتا ہے پھر جب ہملٹن کا حال اس بوڑھے سے پوچھا تو اس نے فرمایا کہ آخر کار آسمانی ٹیکہ ہی رہ جاوے گا اور پھر اور ذکر اذکار ہوتے رہے اور ۱۰ بجے کے قریب حضرت اقدس تشریف لے گئے۔